

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

اکٹیس وال اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 25 جولائی 2016ء بروز سوموار بر طبق 20 شوال المظہم 1437 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	چیئر پرسنر کے پینل کا اعلان۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	05
4	مشترکہ تحریک التوانہر 1 مجاہب: مولانا عبدالواسع، مفتی گلاب خان کا کڑ اور مولوی معاذ اللہ	
5	موسیٰ خیل، ارکین اسمبلی۔	06
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	08
	دعاۓ مغفرت۔	10
		91

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میڈم راحیلہ حمید خان دُرانی

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب ظہور احمد

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن

چیف روئٹر----- جناب مقبول احمد شاہواني

☆☆☆

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 25 جولائی 2016ء بروز سوموار بھرطابن 20 شوال المظہم 1437 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 40 منٹ پر زیر صدارت میڈم راجلہ حمید خان دُرانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَنَزَّلَ عَلَيْهِمُ الْمَلَكُهُ أَلَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزُنُوا وَابْشِرُوا  
بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ هٰنِئِنَا مَنْ نَحْنُ أَوْلَيُوكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ هٰنِئِنَا  
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشَهَّدُي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَعُونَ هٰنِئِنَا  
نُزُلًا مِنْ غَفُورِ رَحِيمٍ هٰنِئِنَا

﴿پارہ نمبر ۲۷ سورہ حم آیات نمبر ۳۰ تا ۳۲﴾

ترجمہ: تحقیق جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے اُن پر اترتے ہیں فرشتے کہ تم مت ڈروا اور نہ غم کھاؤ اور خوش خبری سواؤں بہشت کی جس کا تم سے وعدہ تھا۔ ہم ہیں تمہارے رفیق دُنیا میں اور آخرت میں اور تمہارے لیئے وہاں ہے جو چاہے جی تمہارا اور تمہارے لیئے وہاں ہے جو کچھ مانگو۔ مہماں ہے اُس بخشے والے مہربان کی طرف سے۔ وَمَا عَمَلَيْنَا إِلَّا لِأَبْلَاغُ۔

**میڈم اسپیکر:** مُسِمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع یہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت میں رواں اجلاس کے لئے حسب ذیل ارکین اسمبلی کو پیش آف چیئرمین کے لئے نامزد کرتی ہوں:

- ۱۔ آغا سید لیاقت علی صاحب۔
- ۲۔ محترمہ حسن بانو صاحبہ۔
- ۳۔ یامین اہمی صاحبہ۔

اس وقت ہمارے درمیان سابق ایم این اے محترمہ زبیدہ جلال صاحبہ، محترمہ نیزہ ہاشمی صاحبہ جو کہ ہمارے NCA کی پرنسپل رہی ہیں اور بہت بڑا ایک نام ہے انکا پورے پاکستان میں اور ان کی ساتھ آئے ہوئے تمام مہماں ان کو تمام اہل بلوچستان کی طرف سے خوش آمدید کہتی ہوں۔ وقفہ سوالات۔ انجینئر زمرک خان اچھری صاحب! اپنا سوال نمبر 190 دریافت فرمائیں۔ میرے خیال میں انجینئر زمرک خان صاحب! آج رخصت پر ہیں تو ان کے تینوں سوال مکملہ تعلیم سے متعلق ہیں۔ تو زیارت وال صاحب! آپ کیا سمجھتے ہیں کہ انکو ڈیفر کر دیں۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ (وزیر تعلیم):** شکریہ میڈم اسپیکر! mover نہیں جواب تو آگئے ہیں۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے میں ان کو ڈیفر کرتا ہوں next session کے لئے۔

**وزیر تعلیم:** میڈم اسپیکر! اس کو کتنے عرصے تک مزید چلا کیں گے؟

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے آپ نہیں چاہتے ہیں میں اس کو ریکارڈ کا حصہ بناتے ہیں۔

**وزیر تعلیم:** ٹھیک ہے ریکارڈ کا حصہ بنائے بالکل ریکارڈ کا حصہ بنانے کیلئے میں اس کے latest جوابات آپ کے حوالے کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** اسمبلی کے ریکارڈ میں آگئے۔ کیونکہ جو منی سوالات ہوتے ہیں تو ان میں ذرا معلومات ہو جاتی ہیں، ان کو ہم ریکارڈ کا حصہ بناتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل صاحب اپنا سوال نمبر 227 دریافت فرمائیں۔ سردار اختر صاحب تشریف نہیں لائے اور مکملہ داخلہ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اسی طرح ان کا سوال نمبر 235 کا بھی جواب موصول نہیں ہوا۔ سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 246 دریافت فرمائیں۔ سردار صاحب تو ابھی یہیں پر تشریف رکھتے تھے لیکن ابھی موجود نہیں ہیں۔ ان کے سوال کا جواب بھی موصول نہیں ہوا۔ انجینئر زمرک خان اچھری کے سوال نمبر 274 کا جواب موصول نہیں ہوا۔ تو تو according to rules انکو ہم ریکارڈ کا حصہ نہیں بناسکتے جب تک کہ ان کے جوابات موصول نہ ہوں۔ تو ان کو next session کیلئے ڈیفر کیا جاتا ہے۔ اور مکملہ داخلہ سے کہتے ہیں کہ وہ سوالات کے جوابات کو یقینی بنائیں۔

**میڈم اپیکر:** سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب طہور احمد (سیکرٹری اسمبلی):** شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف اسلام آباد میں ہونے کی بنا آج اور 28 جولائی کے اجلاس سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار سرفراز چاکر ڈوکی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر مجیب الرحمن محمد حسنی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف سرکاری دورے پر ضلع واشک گئے ہوئے ہیں جس کی بنا آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نوابزادہ چنگیز مری صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئی سے باہر ہونے کی بنا اسے روایہ اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر ظفر اللہ خان زہری صاحب نے کوئی سے باہر جانے کی بنا اسے روایہ اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب زمرک خان صاحب نے کوئی سے باہر جانے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** حاجی محمد اسلام صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا اسے روایہ اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب گھنٹام داس صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا اسے روایہ اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست گزاری ہے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** حاجی عبدالمالک کا کڑ صاحب ناسازی طبیعت کی بنا اسمبلی کے رواں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست گزاری ہے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر محمد اکبر آسکانی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر عبدالکریم نوшیر وانی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ ثمینہ خان صاحبہ نے اسلام آباد جانے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست گزاری کی ہے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر فراز بگٹھی صاحب ناسازی طبیعت کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**میڈم اپیکر:** آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

مولانا عبدالواسع، قائد حزب اختلاف، مفتی گلاب خان کا کڑ اور مولوی معاذ اللہ موسیٰ خیل صاحب میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التوانہ 1 پیش کرے۔

**مولوی معاذ اللہ موسیٰ خیل:** ہم اسمبلی قواعد و انصباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوانہ کو نوٹس دیتے ہیں۔ تحریک یہ ہے کہ مورخہ 24 جولائی 2016ء کو تربت میں مفتی احتشام الحق اور اس کے جواں سال بیٹے مولانا شفیع احمد کو دیپاڑے نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ جس سے مذہبی، سیاسی اور عمومی حلقوں میں شدید غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے اور ساتھ ہی بلوچستان کے عوام عدم تحفظ کا شکار ہو گئے ہیں۔ صوبہ میں امن و امان کی بگڑتی صورت حال، بیگناہ افراد کا قتل عام اور ان غواہ رائے تاوان روز کا معمول بن چکے ہیں (اخباری تراشہ مسلک ہے) لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے حامل مسئلہ کو وزیر بحث لایا جائے۔

**میڈم اسپیکر:** مشترکہ تحریک التوانہر 1 پیش ہوئی۔ کیا محکمین میں سے کوئی ایک اس کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

**مولوی معاذ اللہ موئی خیل:** گزارش یہ ہے جیسے کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ صوبہ بلوچستان کے عوام اور خاص بدامنی جیسے واقعات اور قتل و غارت کے واقعات سے پریشان ہیں، اسی نوعیت کے حوالے سے مولانا احتشام الحق اور ان کے بیٹے کا واقعہ بھی پیش آیا۔ لہذا تمام صوبہ بلوچستان کے عوام یہ استدعا کرتے ہیں کہ آئندہ ایسے مسائل کسی کیساتھ بھی پیش نہ آئے اور ارکان اسمبلی سے گزارش ہے کہ اس کا جو بھی مدارک ہو سکتا ہے کوشش کریں۔

**میڈم اسپیکر:** شکریہ۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان:** میڈم اسپیکر۔

**میڈم اسپیکر:** جی سردار عبدالرحمن صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان:** شکریہ میڈم اسپیکر۔ ہمارے سابق ضلعی امیر تھے مولانا احتشام الحق اور ان کے فرزند مولانا شبیر صاحب کا 24 تاریخ کو دن دیہاڑے بہیانہ قتل ہوا ہے شہادت ان کو نصیب ہوئی ہے۔ ہم نے یہ تحریک التوانہر کی ہے ساتھیوں سے گزارش ہے کہ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے کارروائی روک کر اس کو عام بحث کے لئے منظور فرمایا جائے۔

**میڈم اسپیکر:** حکومت کی طرف سے زیارت وال صاحب۔

**جناب عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ (وزیر تعلیم):** شکریہ میڈم اسپیکر! جو تحریک التوانہر وقت ایوان میں پیش ہے مسئلہ انتہائی سُکنیں نوعیت کا ہے۔ اور بیناہ انسانوں کی جانیں لے لی گئی ہیں، والد ہے، ان کا بیٹا ہے۔ اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر داخلہ سرفراز بگٹی صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ مسئلہ انتہائی اہم ہے اور انسانی جانوں کا ہے۔ تو یہ ایوان صوبہ اور اس کے عوام کے ہر قسم کے محافظ کی حیثیت سے یہاں موجود ہے۔ تو عبدالرحمن صاحب نے، مولوی معاذ اللہ نے request یہ کی ہے کہ اس کو بحث کیلئے منظور کیا جائے۔ واقعتاً ہم گورنمنٹ کی جانب سے یہ چاہتے ہیں کہ یہ بحث کے لئے منظور ہو اس پر بحث ہوتا کہ امن و امان کی جو صورتحال ہے، ہم تمام چیزوں کو اسی اسمبلی میں اور اسی فلور پر debates کرنا چاہتے ہیں اور ان کو درست کرنا چاہتے ہیں۔ تو گورنمنٹ کی جانب سے ہمیں اس کی منظوری پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ دو گھنٹے بحث کے لئے منظور ہوتا کہ اس پر سیر حاصل بحث ہو۔

**جناب رحمت اعلیٰ صاحب بلوچ (وزیر صحت):** میڈم اسپیکر۔

**میڈم اسپیکر:** رحمت صاحب! اس کو بحث کے لئے منظور کرتے ہیں پھر دو دن بعد اس پر بحث ہوگی۔

**وزیر صحت:** اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے بہت ہی کم ہے۔ مفتی احتشام الحق اور اس کا میٹا انہی امن پسند اور

انسان دوست شخصیت کے مالک تھے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ گذشتہ دس سالوں میں صوبہ بلوچستان کے جو گیارہ اضلاع دہشتگردی کی زدیں تھے اس میں سب سے زیادہ تربت، آواران، پنجور اور خضدار یہ affected تھے۔ لیکن اس میں میڈم اسپیکر! آپ دیکھیں کل کا جو افسوسناک واقعہ ہوا ہے۔ پرسوں بلنگور میں لا لعل بخش جو نیشنل پارٹی کا سینٹر مرکزی کونسلر ہے اس پر بھی حملہ ہوا وہ مجرمانہ طور پر بخیگانے تھے، یہ الگ بات ہے لیکن ان پر انہادا حصہ فائزگ ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ پچھلے دس سالوں میں جس بیداری ساتھ تمام سیاسی کارکنوں کی شہادت ان کا قتل عام آج اگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے مذہبی اسکالر کو بھی شہید کیا جا رہا ہے۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہی ناکام لوگ ہیں جن کو عوام نے مسترد کیا ہے۔ اور totally مکران میں ایک مہینہ پہلے جو پانچ انجیسٹر زکو شہید کیا گیا تھا۔ اُس میں مکران کے عوام نے، مکران ڈویژن نے، خصوصی طور تربت کا ایک ریفرنڈم کیا عوامی ریلی نکالی، عوامی قوت کا مظاہرہ کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ریفرنڈم ہے۔ ہم گورنمنٹ کی طرف سے اس کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ اور جس طرح گورنمنٹ نے دہشتگردی کی بنیادی جڑوں کو ہلاکر رکھ دیا ہے۔ ہم اس کی ایک حد تک جائیں گے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ نیشنل پارٹی جس سے میں تعلق رکھتا ہوں اُس کے درجنوں ایسے کارکنوں کو، مولا بخش جیسے لیڈر کو شہید کیا گیا، میجر محمد علی، محمد سین دشی، ڈاکٹر شفیق بن بخو کو شہید کیا گیا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جوانانہ ڈنڈ ڈجو کا عدم تنظیمیں ہیں یہ ہمارے تعلیمی یافتہ لوگوں کو، ہماری انسان دوست شخصیت ہماری امن دوست شخصیت کو دہشت کا شکار کر رہے ہیں۔ تو آج یہ اسمبلی ایک ساتھ ہے، ایک آواز ہو کے اس کی مذمت کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں اس کو پاس کیا جائے اس پر گورنمنٹ کا دوڑوک موقوف ہونا چاہئے۔

**میڈم اسپیکر:** شکریہ۔ آیا تحریک التوانہ 1 کو مورخہ 28 جولائی 2016ء کے اجلاس میں دو گھنٹے بحث کیلئے منظور کیا جائے؟ تحریک کو قاعدہ (2) 75 کے تحت مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل ہو گئی ہے۔ لہذا تحریک التوانہ 1 کو مورخہ 28 جولائی 2016ء کے اجلاس میں میں دو گھنٹے بحث کیلئے منظور کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

بلوچستان ایمپلانٹ اینڈ ڈپلن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2016ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2016ء) کا پیش کیا جانا۔

وزیر ملازمتہائے و عمومی نظم و نسق بلوچستان ایمپلانٹ اینڈ ڈپلن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2016ء ( مصدرہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2016ء) کے متعلق تحریک پیش کریں۔

نواب محمد خان شاہ ہوائی (وزیر حکومتہائے و عمومی نظم و نسق): میں وزیر ملازمتہائے و عمومی نظم و نسق بلوچستان ایمپلانٹ اینڈ ڈپلن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2016ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2016ء) پیش

کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** بلوچستان ایک پلاائز زاری فنی شنسی اینڈ ڈسپلن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2016ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2016ء) پیش ہوا۔ وزیر ملازمتھاے و عمومی نظم و نسق! بلوچستان ایک پلاائز زاری فنی شنسی اینڈ ڈسپلن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2016ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2016ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر مکملہ ملازمتھاے و عمومی نظم و نسق:** میں وزیر ملازمتھاے و عمومی نظم و نسق بلوچستان ایک پلاائز زاری فنی شنسی اینڈ ڈسپلن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2016ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2016ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کارمجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جائے۔

**میڈم اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ چونکہ مجلس قائمہ برائے ایس اینڈ جی اے ڈی جو ہے وہ فعال ہو چکی ہے۔ بلوچستان ایک پلاائز زاری فنی شنسی اینڈ ڈسپلن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2016ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2016ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کارمجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت تحریک کیا، آیا متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے؟ بلوچستان ایک پلاائز زاری فنی شنسی اینڈ ڈسپلن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2016ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2016ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کارمجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جی یا سمیں لہڑی صاحبہ۔

**محترمہ یا سمیں بی بی لہڑی:** بہت ہی اہم نویعت کا مسئلہ ہے، آج جو مختلف کالجز کی ڈیڈ لائنز تھی جبکہ ہمارے بہت سارے بچے جو کہ interior میں رہتے ہیں ان کو ابھی تک رزلٹ کارڈ ہی نہیں ملا ہے۔ لہذا وہ اس سال ایڈیمیشن سے رہ گیا لہذا آپ سے درخواست ہے کہ آپ روگنگ دی کہ کالجز کے جتنے بھی ان کی میخفیت ہے ان سے اگر ریکویسٹ کی جائے کہ وہ ڈیڈ لائنز بڑھادیں تاکہ جو بچے جن کو کارڈ زا بھی تک نہیں ملے ہیں وہ آ کے ایڈیمیشن لے سکیں۔

**میڈم اسپیکر:** زیارتوال صاحب! اس پر آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟ یہ گورنمنٹ اسکونز کی بات کر رہے ہیں کالجز کی یا پرائیویٹ کی؟ اچھا overall۔ جی ہمشہ ایجوکیشن صاحب۔

**وزیر تعلیم:** میڈم اسپیکر۔ محترمہ جیسا کہ فرم رہی ہیں کہ بچوں کو کارڈ نہیں ملے ہیں واقعًا دور ایریاء میں۔ سسٹم تواب ویسا نہیں ہے اُن کو کارڈ ملنے چاہیے تھے اتنے دنوں میں کیونکہ تین مہینے سے کم عرصے میں پہلی بار ہم نے میٹرک کا نتیجہ ایک معنی میں اناؤنس کیا تھا بلکہ تین مہینے سے کم عرصے میں اس سے پہلے چار پانچ مہینے لیتے تھے تو ہم نے تین مہینے سے کم عرصے میں یہ اناؤنس کیا تھا اور جب اناؤنس ہوا ہے اس وقت سے اب تک بھی کافی عرصہ گزر چکا ہے آپ جو کہہ رہے ہیں کہ دس دن کیلئے یا دس اگست تک اس کو ایکسٹنڈ کر دیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، ہم ان داخلے کو دس دن کیلئے ایکسٹنڈ کر دیں گے۔ لیکن

بنیادی طور پر بات یہ ہے کہ اب جو سسٹم ہے وہ اس طریقے سے نہیں ہے اب ڈیٹیل مارکس شیٹ اور رزلٹ، یعنی پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ اور اس سے بھی نکلا جاتا ہے بہر حال جو بھی نتیجہ جیسے ہی نکلتا ہے اُسی دن سب کے پاس یہ پہنچ جاتا ہے۔ تو اس میں وہ نہیں ہے میں ایجوکیشن منسٹر کی حیثیت سے دس دن اور ہو یادس اگست تک انکو وہ دیتا ہوں۔ تو بہر حال جو کہہ رہے ہیں ہیں۔ شاید نہیں ملے ہونگے اسکا پوچھ لیتا ہوں اور اس کوں اگست تک مجھے کوئی اعتراض ہے اس کا یکسینڈر کر دیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** جی محترمہ حسن بانو صاحبہ thank you very much.

**محترمہ حسن بانو رخشنی:** محترمہ اسپیکر! میں آپ کی توجہ جو ہمارے عبدالستار ایڈھی صاحب ہیں ان کی طرف دلانا چاہتی ہوں ان کیلئے آپ فاتحہ خوانی کروائے۔ اور اگر میری اور میری لیڈیز کی طرف سے تحریک التوا اگر قانون اور اس کے تحت پیش ہو سکتی ہے تعارفی کلمات میں ان کیلئے کوئی آدھایا ایک گھنٹہ اسمبلی کے فلور کو دیا جائے عبدالستار ایڈھی۔ تو جیسے بھی آپ لوگوں نے آپ سب ان کیلئے فاتحہ خوانی کریں وہ انسان دوست انسان تھے انہوں نے ساری زندگی اپنی خدمت خلق کیلئے۔ جی میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ مولانا عبدالستار ایڈھی کیلئے آپ فاتحہ خوانی کروائیں میں اپنے اور خواتین کی طرف سے چاہ رہی تھی کہ تحریک التوا کی طور پر پیش کی جاسکیں تاکہ آدھایا ایک گھنٹہ کیلئے ان کیلئے تعارفی کلمات ہم لوگ ادا کریں۔

**میڈم اسپیکر:** بحیثیت ممبر آپ کا حق ہے کہ آپ جو بھی لانا چاہیں وہ پھر اس ہاؤس سے approve کریں۔ لیکن فاتحہ ضرور ستار ایڈھی صاحب کیلئے ہونی چاہیے۔

**محترمہ حسن بانو رخشنی:** شکریہ۔ اور اس کے ساتھ ہی میں میڈم زبیدہ کو welcome کرتی ہوں اور انکے ساتھ آئے ہوئے مہمانوں کو ہماری طرف سے خوش آمدید کہتے ہیں، بہت خدمات ہیں انکی ہمارے بلوچستان کیلئے۔ تو انکو میری طرف سے خوش آمدید ہو۔

(اس مرحلہ میں دعائے مغفرت کی گئی)

**میڈم اسپیکر:** جی سردار عبدالرحمٰن کھیڑان صاحب سردار عبدالرحمٰن کھیڑان: شکریہ میڈم اسپیکر۔ میڈم! میں پواسٹ آف آرڈر پر ہوں پچھلے دونوں اخبارات میں اور سو شل میڈیا پر سپریم کورٹ کے ڈیسیزن آئی تھیں اس میں جو شولڈر پر موشن تھی یا الیگل پر موشن تھی، ان کو سپریم کورٹ نے ختم کر دیا، آپ کی نظروں سے بھی گزرا ہو گا۔ آپ کے علم میں بھی آیا ہو گا اس کی باضابطہ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے لٹھیں جاری کیں۔ اس میں بیسی ہے، پولیس ہے، ان کو revert کیا گیا، جو الیگل پر موشن ہوئی تھی۔ اس میں ایک افسر کا میں ذکر کرنا یہاں بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ فاضل بٹ، اس کی appointment کا بھی پتہ نہیں ہے کہ وہ as a سپاہی بھرتی ہوا ہے یا حوالدار۔ وہ الیس پی یوول تک پہنچ گیا۔ میں appreciate کرتا ہوں ایڈیشنل آئی جی ایوب قریشی کو کہ انہوں نے یہ مسئلہ

take-up کیا اور ہوا یہ میڈم اسپیکر! انہوں نے انکو اُرٹی ڈالی کہ جی یہ بندہ جب بھرتی ہوا ہے اس کاریکار ڈپیش کیا جائے۔ لیکن وہ ریکارڈ پولیس ڈیپارٹمنٹ سے غائب ہو چکا ہے۔ یہ اتنا efficient officer ہے کہ بلوچستان میں جتنے آئی جی صاحبان آئے ہیں تو وہ ہمیشہ ان کے ساتھ ساتھ رہا، پتہ نہیں کس طریقے سے آئی جی صاحبان اس کو پر و موت کرتے رہے۔ وہ ایس پی لیول تک پہنچ گیا۔ ابھی اس حد تک تو پولیس ڈیپارٹمنٹ نے یہ کیا ہے کہ اس کا ایس پی سے ڈی ایس پی کی حد تک تو لے آئے ہیں۔ میری اس ایوان سے گزارش ہے میڈم اسپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ آج توزیری داخلم صاحب بھی نہیں ہیں، وہ جواب دیتے اس کاریکار ڈمکتو ایسا جائے۔ جیسا کہ ان کے اپنے ایڈیشنل آئی جی ایوب قریشی کا اگر یہ ایوان مجھے اجازت دیگا تو میں اس کا پورا ریکارڈ۔۔۔

**میڈم اسپیکر:** سردار صاحب! آپ اس پوائنٹ پر کیا کہنا چاہتے ہیں؟

**سردار عبدالرحمٰن کھمیران:** پوائنٹ پر کیا کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ سپاہی بھرتی ہوا ہے، میں کہتا ہوں کہ اس کاریکار ڈمکی بھرتی اس کا اس ایوان میں پیش کیا جائے کہ ایک سپاہی ایس پی تک پہنچ گیا؟ جبکہ اسی ایوان میں میڈم اسپیکر! میں نے کوئی دس دفعہ اور میڈم! آپ نے بھی یہ چیز takeup کی تھی بلکہ ہمارے سابقہ اسپیکر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ commitment کی کون سے ڈیپارٹمنٹ نے آپ کیساتھ commitment کی کہ جو ہمارے آفسرzel رہے ہیں چبیس چبیس سال سے وہ پر و موشن کیلئے عذاب میں بنتا ہیں ابھی ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ان کی پر و موشن توڑ کی ہوئی ہیں۔ اور یہ اتنا efficient officer ہے، پتہ نہیں اسیں qualities کیا ہیں کہ اس کو سپاہی سے ایس پی بنادیا گیا ہے جو ہمارے son of soil ہیں، یہاں جو ڈی ایس پی ہیں، ان سپکڑز ہیں، وہ آج تک ان کی پر و موشن کاروبار ہمیں گزارش کی لیڈر آف دی ہاؤس نے اس ایوان کے سامنے ریکارڈ نکالا جائے کہ اس کی جو ہے اس نے commitment کی۔

**میڈم اسپیکر:** سردار صاحب! اس پر آپ ایک سوال لے آئیں یا جو بھی ہے اس کا آپ سوال لاسکتے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر توابھی۔۔۔

**سردار عبدالرحمٰن کھمیران:** نہیں میڈم اسپیکر! یہ سوال تو بتاہی نہیں ہے۔ بات یہ ہے آپ کے پاس اس کاریکار ڈ ہے کہ ہوم فنسٹر نے، چیف فنسٹر سابقہ نے، موجودہ نے کہا کہ ہم لوکل آفسرز کو پر و موت کریں گے۔ وہ پانچ لاٹن میں ہے، ہم اُس پر کارروائی کر رہے ہیں۔ اُس پر آج تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی یا آفسر کو میں nominate کر رہا ہوں۔ آپ کی توجہ، اس ایوان کی توجہ دلار ہوں کہ اسی اجلاس میں آئی جی کو direct کیا جائے کہ اسکا جو ٹوٹل ریکارڈ ہے کہ اس کی بھرتی کیسے ہوئی اور بحیثیت کیا بھرتی ہوا اور ایس پی تک کیسے پہنچا؟ کتنی rapidly promotions ہوئی ہیں؟ اور اس کی

qualities کیا تھیں کہ اتنی پرموشن اور آئی جی کیسا تھرہ نایا اسکا اسٹاف آفیسر بننا؟ یا کسی کے آگے پیچھے پھرنے سے اگر یہ پرموشنر ہوتی ہیں تو پھر میں گزارش کروں گا تمام پولیس آفیسرز کو، جو son of soil ہیں کہ وہ بھی آئی جی کے آگے پیچھے اور بڑوں کے آگے پیچھے جائیں تاکہ انکو پرموشنر ملی رہیں۔ ان کو انکا حق نہیں مل رہا ہے میڈم اسپیکر! میرا پاؤںٹ آف آرڈر یہ ہے۔

**میڈم اسپیکر:** The point has been taken.

**سردار عبدالرحمن کھیڑان:** تو آپ اس پر رونگ دیں کہ اسکا ریکارڈ اسی اجلاس میں پیش کیا جائے۔ اور وہ جو آپ کے آفس نے، کہ your good office کی روونگ ہے کہ ایک مہینے کے اندر اندر وہ رپورٹ اس ایوان میں پیش کریں گے، کہ جو ہمارے پولیس آفیسرز آج تک در بدر پھر رہے ہیں، کچھ شہید ہو گئے، کچھ بھی بھی ریٹائرمنٹ کے نزدیک ہیں، وہ پرموشن کے انتظار میں ہیں کھٹے لائیں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو اسکے بارے میں مہربانی کر کے روونگ دے دیں۔

Thank you very much.

**میڈم اسپیکر:** The point has been taken. وزیر داخلہ صاحب تشریف لاتے ہیں، I will call him in the Chamber and we will discuss it, thank you.

جمعرات سورخہ 28 جولائی 2016ء بوقت شام چار بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05:00 بجکر 10 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

